



برائے نمبر 94

سیدی قطبِ مدینہ

علیہ رحمۃ اللہ

(سیرتِ حضرت ضیاء الدین احمد مدنی قادری رضوی
کے چند گوشے)

جَنَّتِ الْبَقِيعِ

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبال

محمد الیاس عطاء قادری رضوی



مکتبہ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
841288

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سیدی قطب مدینہ

شیطن لاکھ سُستی دلائے مگر آپ یہ رسالہ (20 صفحات)
مکمل پڑھ کر ایک ولی کامل کی برکتوں سے اپنا ایمان تازہ کیجئے۔

100 حاجتیں پوری ہوں گی

سلطانِ دو جہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ دیشان صلی اللہ
تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جو مجھ پر مجھے کے دن اور رات 100 مرتبہ
دُرود شریف پڑھے اللہ عزوجل اُس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخرت کی
اور 30 دنیا کی اور اللہ عزوجل ایک فرشتہ مقرر فرما دے گا جو اُس دُرودِ پاک کو میری قبر
میں یوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بلاشبہ میرا علم میرے وصال کے
بعد ویسا ہی ہوگا جیسا میری حیات میں ہے۔ (جَمْعُ الْجَوَامِعِ لِلشَّيْطَوِيِّ ج ۷ ص ۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ میں سب مدینہ غُفٰی عَنْہُ (رَاقِمُ الْحُرُوف) بچپن ہی سے
امام اہلسنّت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع
رسالت، مُجَدِّدِ دین وملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت،

فَرَمَانِ مُصْطَفَا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

پہرِ طریقت، باعِثِ خیر و بَرَکت، امامِ عشق و مَحَبَّتِ حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن سے متعارف ہو چکا تھا، پھر ہوں ہوں شُخْرَآ تا گیا، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مَحَبَّتِ دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ میں بلا خوفِ لَوْمَہِ لَا اِثمَ (یعنی ملامت کرنے والے کی ملامت سے ڈرے بغیر) کہتا ہوں کہ ربِّ اعلیٰ عَزَّوَجَلَّ کی پہچان بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ہوئی تو مجھے بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پہچان امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سبب نصیب ہوئی۔ مجھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سلسلے میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہوا تو ایک ہی ہستی مرکبِ توجہ بنی، گو مشائخِ اہلسنت کی کمی تھی نہ ہے، مگر ”پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا۔“ اس مقدس ہستی کا دامن تمام کرا ایک ہی واسطے سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نسبت ہو جاتی تھی اور اُس ہستی میں ایک کشش یہ بھی تھی کہ اُس پر براہِ راست گنبدِ خضرا کا سایہ پڑ رہا تھا۔ اُس مقدس ہستی سے میری مراد حضرت شیخ الفاضل، آفتابِ رضویت، ضیاء الملت، مُقَدِّمِ اہلسنت، مُرید و خلیفۃ اعلیٰ حضرت، پہرِ طریقت، رہبرِ شریعت، شیخ العرب و العجم، میزبانِ مہمانانِ مدینہ، قطبِ مدینہ،

فَرَمَانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : چوتھوں مجھ پر رُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قادری رضوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کی ذاتِ گرامی ہے۔ میں نے عزمِ مصمم (مُ-صَم-م) کر لیا کہ اب کسی نہ کسی طرح مجھے ان کا مرید بننا ہے، چنانچہ میں نے غالباً ۱۳۹۶ھ (یعنی 1976ء) میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مدینۃ منورہ زادہا اللہ شرفاًو تَعْظِیماً کا پتا حاصل کیا۔ پتا حاصل کرنے کے بعد اپنے ایک کرم فرما مرحوم محمد آدم برکاتی صاحب کو بتایا کہ میں نے حضرت سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بذریعہ ڈاک بیعت (بے-عت) کرنے کا تہیہ کیا ہے۔ مرحوم محمد آدم بھائی نے کہا: تم کراچی میں رہتے ہو اور وہ مدینۃ منورہ زادہا اللہ شرفاًو تَعْظِیماً میں۔ تم نے ابھی تک انہیں دیکھا تک نہیں ہے آخر تھوڑی سی کس طرح کرو گے؟ میں نے کہا: اس میں کون سی بڑی بات ہے اگر پیر کامل ہو تو خواب کے ذریعے بھی یہ مسئلہ حل کر سکتا ہے ظاہری دُوری فیوض و برکات میں رُکاوٹ نہیں بن سکتی۔

اُسی رات (یعنی ربیع الثور شریف کی دسویں شب) جب سویا تو سوئی ہوئی قسمت انکڑائی لیکر جاگ اٹھی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ سچ مچ میرے ہونے والے پیر و مرشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے خواب میں تشریف لے آئے اور اتنی دیر تک جلوہ افروز رہے کہ ان کا نقشہ میرے ذہن میں اچھی طرح محفوظ ہو گیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آج بھی محفوظ ہے۔

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

میں نے خوشی خوشی حضرت سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ مجاز پیر طریقت حضرت الحاج علامہ مولینا حافظ قاری محمد مصلح الدین صدیقی القادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا خواب سنایا۔ انہوں نے مجھ سے حضرت سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حلیہ دریافت کیا، میں نے جو دیکھا تھا بیان کر دیا۔ انہوں نے اس کی تصدیق فرمائی کیوں کہ قبلہ قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بارہا مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاًو تعظیماً میں حضرت سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضری دے چکے تھے۔ پھر قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی سے بسلسلہ بیعت عریضہ لکھوا کر کراچی سے مدینہ طیبہ زادھا اللہ شرفاًو تعظیماً روانہ کیا۔ جواب نہ ملا۔ چند بار اسی طرح عریضے بھیجے مگر جواب نہ آرد۔ میں بھی ہمت ہارنے والا نہیں تھا۔ آخر کار ایک سال اور پانچ روز گزرنے کے بعد پھر قسمت چمکی، رات خواب میں زیارت ہوئی۔ میں حیران تھا کہ مرید بھی نہیں بناتے، توجہ بھی نہیں ہٹاتے آخر معاملہ کیا ہے؟ مجھے کیا معلوم تھا کہ انتظار کی گھڑیاں ختم ہو چکی ہیں۔ رات کو زیارت کی پھر دن آیا اور مغرب کی نماز کے بعد پتا چلا کہ مدینہ پاک زادھا اللہ شرفاًو تعظیماً کی مشکبار فضاؤں کو چومتا ہوا جھومتا ہوا مرشدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہِ عطر بیز و عنبر خیز سے قبولیت کا مُردہ جانفزا پہنچا ہے۔ الحمد للہ علی احسانہ۔ پھر جب ۱۴۰۷ھ میں مُقَدَّر نے یاوری کی، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کرم فرمایا توجدہ شریف کے

فَرَمَانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

ایئر پورٹ پر اتر کر محسن و کرم فرما اور اپنے پیر بھائی ساکنِ مدینہ الحاج صوفی محمد اقبال قادری رضوی ضیائی سلمہ الباری کی کار میں بیٹھ کر سیدہا مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاًو تعظیماً حاضر ہوا۔ بارگاہ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں صلوة وسلام عرض کرنے کے بعد مُرشدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا، جب بے تاب نگاہیں مُرشدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرہ زیبا پر پڑیں تو دل کو گواہی دینی پڑی کہ یہ تو وہی نورانی چہرہ ہے جسے باب المدینہ کراچی میں خواب میں دیکھ چکا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

تصوّر جماؤں تو موجود پاؤں

کروں بند آنکھیں تو جلوہ نما ہیں (وسائل بخشش ص ۳۰۶)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کم و بیش دو ماہ مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاًو تعظیماً میں حاضری کی سعادت حاصل رہی اس دوران تقریباً روزانہ آستانہ عالیہ پر ہونے والی محفلِ نعت میں حاضری دیتا رہا۔ بارہا شام کو بھی آستانہ مُرشدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر حاضری نصیب ہوتی رہی۔ جب مدینہ طیبہ زادہ اللہ شرفاًو تعظیماً سے رخصت کی جاں سوز گھڑی آئی تو سر پر کوہِ غم ٹوٹ پڑا، بارگاہ رسالت میں سلام رخصت عرض کرنے کے لئے چلا تو عجیب حالت تھی، محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گلی کے درود یوار اور برگ و بار چومتا ہوا بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اسی دوران محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گلی کے ایک خار

فَرَمَانِ قُصْطَ عَلٰی هٰذَا عَلٰی عَلٰی وَهْمٍ وَسَلَامٍ: جس کے پاس میرا کرہا اور اس نے مجھ پر دُشمن شریف نہ پڑھا اس نے چمکی۔ (مہاراجا)

(یعنی کانٹے) نے آنکھ کے پوٹے پر پیار سے چمکی بھری جس سے ہلکا سا خون اُبھر آیا۔

یہ زخم ہے طیبہ کا یہ سب کو نہیں ملتا

کوشش نہ کرے کوئی اس زخم کو سینے کی

بہر حال مواخجہ شریف پر حاضر ہو کر سلام عرض کر کے روتا ہوا مسجد النبی

الشریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے باہر نکلا اور گرتا پڑتا مڑھ کے آستانہ عالیہ پر

حاضر ہوا اور مضطربانہ سر مڑھ کے زانو پر رکھ دیا اور روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں۔

مڑھ کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انتہائی مَحَبَّت کے ساتھ سر پر دسب شفقت پھیر کر بٹھایا

اور ارشاد فرمایا: ”بِیْثَاتِ مَدِیْنَةِ مَنُوْرَهٗ زَادَہَا اللّٰہُ خَرَکَاؤُ تَعْلِیْمًا سے جا نہیں، آ رہے ہو۔“ اُس

وقت مجھے اپنے ولی کامل پیر مڑھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس جملے کے معنی سمجھ میں

نہیں آئے کیونکہ بظاہر میں جا رہا تھا اور مڑھ فرما رہے تھے: ”تم جا نہیں، آ رہے ہو۔“

لیکن اب انھیں طرح اس جملے کے سر بستہ راز کو سمجھ چکا ہوں کیوں کہ یہ مڑھ کی کرامت

تھی اور میرا حسن ظن ہے کہ مڑھ میرا مستقبل دیکھ چکے تھے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ سرکار

مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل مڑھ کے صدقے مدینہ پاک زَادَہَا اللّٰہُ

خَرَکَاؤُ تَعْلِیْمًا کی اتنی بار حاضری نصیب ہوئی ہے کہ مجھے یاد بھی نہیں کہ میں نے کتنی بار سفر

مدینہ کیا ہے! یہ سب کرم کی بات ہے۔ اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کرے مڑھ کے صدقے اسی طرح

مدینہ مَنُوْرَهٗ زَادَہَا اللّٰہُ خَرَکَاؤُ تَعْلِیْمًا میں آنا جانا رہے اور آخر کار جَنَّتُ الْبَقِیْعِ میں

فَرَمَانِ قُصْطِ عَلَیْہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو کچھ پروردگارِ رحیم نے اس کی طاعت کروا گا۔ (کرامات)

مُرشد کے قدموں میں مدفن نصیب ہو جائے۔

رہے ہر سال میرا آنا جانا یا رسول اللہ

بفتح پاک ہو آؤر ٹھکانا یا رسول اللہ (صالحہ ص ۱۰۰)

امام اہلسنت نے دستار بندی فرمائی

سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۲۹۴ھ

1877ء میں پاکستان کے ضلع ضیا کوٹ (دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ”سیالکوٹ“ کو

”ضیاء الدین“ کی نسبت سے ”ضیا کوٹ“ کہتے ہیں) میں بمقام ”کلاس والا“ ہوئی۔ آپ رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدہ ناصیہ لیل اکبر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولاد میں سے ہیں۔ لہذا اُنکی

تعلیم ضیا کوٹ (سیالکوٹ) میں حاصل کی۔ پھر مرکز الاولیاء لاہور شریف اور 22 خواجہ کی

چوکھٹ دیلی شریف میں کچھ عرصہ تحصیل علم کیا، پالاؤر پبلی بمیت، (یوپی - احمد) میں

حضرت علامہ مولانا وصی احمد محدث سورتنی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خدمت میں تقریباً چار 4

سال رہ کر علومِ دینیہ حاصل کئے اور دورۂ حدیث کے بعد سید فراغت حاصل کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستِ کرامت سے سیدی قطب مدینہ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دستار بندی ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام اہلسنت رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت بھی کی اور صرف 18 سال کی عمر میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ سے سیدِ خلافت بھی پائی۔

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر رُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابوبلی)

کلی ہیں گلستانِ غوثِ اُوری کی
یہ باغِ رضا کے گلِ خوشنما ہیں (وسائلِ بخشش ص ۳۰۶)

باب المدینہ تا بغداد

سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تقریباً 24 سال کی عمر میں اپنے پیر
و مُرشد امامِ اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے رخصت ہو کر ۱۸ ۱۳ ۱۵ھ (1900ء) میں
باب المدینہ کراچی تشریف لائے۔ کچھ عرصہ یہیں گزار کر حضورِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ
الاکرم سے خصوصی فیوض و برکات حاصل کرنے کے لئے بغدادِ معلّٰی حاضر ہوئے۔ وہاں
تقریباً چار 4 برس استغراق کی کیفیت رہی اور مجذوب رہے۔ عروسِ البلاد بغداد میں 9
برس اور کچھ ماہ قیام رہا۔

مدینہ پاک میں حاضری

۱۳۲۷ھ، 1910ء میں سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بغدادِ پاک
سے براستہ دمشق (شام) بذریعہ ریل گاڑی مدینہ طیبہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً حاضر
ہوئے۔ اُن دنوں وہاں ترکوں کی ”خدمت“ تھی۔

گنبد خضرا پہ آقا جاں مری قربان ہو

میری دیرینہ بیبی حسرتِ شہِ ابرار ہے (وسائلِ بخشش ص ۱۲۲)

سات دن کا فاقہ

حضرت سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جب میں مدینہ

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

منورہ زادھا اللہ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا حَاضِر ہوا تو شروع کے دنوں میں ایسا وقت بھی آیا کہ مجھ پر سات 7 دن کا فاقہ گزرا۔ ساتویں روز جب میں بھوک سے بڑھال ہو گیا تو میرے پاس ایک پُر ہیبت بزرگ تشریف لائے اور انہوں نے مجھے تین 3 مشکیں دے دیئے۔ ایک میں شہد، دوسرے میں آٹا اور تیسرے میں گھی تھا۔ مشکیں دے دیکر یہ کہتے ہوئے تشریف لے گئے کہ میں ابھی بازار سے مزید اشیاء لاتا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد چائے کا ڈبّا اور چینی وغیرہ لاکر مجھے دیئے اور فوراً واپس چلے گئے۔ میں پیچھے لپکا کہ ان سے تفصیلات معلوم کروں مگر وہ غائب ہو چکے تھے۔ قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کیا گیا: آپ کے خیال میں وہ کون تھے؟ انہوں نے فرمایا: میرے گمان میں وہ مدینے کے سلطانِ رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا جان سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے کیونکہ مدینہ منورہ زادھا اللہ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی ولایت انہی کے سپرد ہے۔

وہ عشقِ حقیقی کی لذت نہیں پا سکتا

جو رنج و مصیبت سے دو چار نہیں ہوتا (وسائلِ بخشش ص ۱۳۲)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے اور ہر سال 17

رَمَضَانُ الْمُبَارَك کو سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس شریف مناتے اور ایک روزہ

سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر انوارِ پرافطار فرماتے تھے۔

فَرَمَانُ مُصْطَفَا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

مرحبا، مرحبا

حُضُورِ سیدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیکرِ علم و عمل تھے، اپنے گھر سے نکلنے اور بغدادِ معلیٰ کے قیام اور مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً میں اقامت کے دوران جس قدر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر امتحانات پیش آئے ان پر صبر و تحمل (تَحَمُّل - مَلْن) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کا حصہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی خلیق (یعنی بااخلاق) اور ملنسار تھے، اکثر جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں کوئی حاضر ہوتا تو مرحبا! مرحبا! کی صدا بلند فرماتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ سبِ مدینہ عَفِیَ عَنْہُ (راقم الحروف) بھی جب حاضر خدمت ہوتا تو کئی بار آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی شیریں سُخْنِی کے ساتھ ”مرحبا بھائی الیاس! مرحبا بھائی الیاس!“ فرما کر دل کو باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ بنایا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی مُتَوَاضِع اور مُنْكَسِرُ الْمَزَاج تھے۔ سبِ مدینہ عَفِیَ عَنْہُ نے بار بار دیکھا ہے کہ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں دعا کی درخواست پیش کی جاتی تو ارشاد فرماتے: ”میں تو دعا گو بھی ہوں اور دعا جو بھی۔“ یعنی دعا کرتا بھی ہوں اور آپ سے دعا کا طلبگار بھی ہوں۔

ضیا پیرو مُرشدِ مرے رہنما ہیں
سُرورِ دل و جاں مرے دلربا ہیں (وسائلِ بخشش ص ۳۰۶)

روزانہ مَحْفِلِ میلاد

حضرتِ سیدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کچھ ترین شخص ہے۔ (زبیہ زبیب)

علیہ والہ وسلم سے جُحُون کی حد تک عشق تھا بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فَنَانِی الرَّسُولِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے۔ ذِکْرِ رسولِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی آپ کا روز و شبانہ مشغلہ تھا۔ اکثر زیارت کے لئے آنے والے سے استفسار فرماتے: آپ نعت شریف پڑھتے ہیں؟ اگر وہ ہاں کہتا تو اُس سے نعت شریف سَماعت فرماتے اور خوب مَحْظُوظ ہوتے۔ بارہا جذباتِ تَأَثُّر سے آنکھوں سے سَیْلِ اشک رواں ہو جاتا۔ سارا ہی سال روزانہ رات کو آستانہ عالیہ پر محفلِ میلاد کا انعقاد ہوتا، جس میں مدنی، ترکی، پاکستانی، ہندوستانی، شامی، مصری، افریقی، سوڈانی اور دنیا بھر سے آئے ہوئے زائرین شرکت کرتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سَکِ مدینہ غُفَی عَنْہُ کو بھی کئی بار اس مقدس محفل میں نعت شریف پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ سَکِ مدینہ غُفَی عَنْہُ نے ایک خاص بات سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی محفل میں یہ دیکھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اختتام پر بطورِ تَوَاضُّع دعا نہیں فرماتے تھے بلکہ کسی نہ کسی شریک محفل کو دعا کا حکم فرما دیتے۔ دوا ایک بار مجھ پاپی و کمینہ سَکِ قطب مدینہ کو بھی اَلْأَمْرُ فَوْقَ الْأَدَبِ یعنی ”حکم ادب پر فوقیت رکھتا ہے“ کے تحت آستانہ عالیہ پر اختتام محفلِ میلاد پر دعا کروانے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ دعا کے بعد روزانہ لازمی لنگر شریف بھی ہوتا تھا۔

راتیں بھی مدینے کی باتیں بھی مدینے کی

جینے میں یہ جینا ہے کیا بات ہے جینے کی

فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ڈُکڑ ہوا اور وہ مجھ پر ڈُکڑ دیا کہ نہ پڑھے۔ (مام)

طَمَع نہیں، مَنَع نہیں اور جَمَع نہیں

حضرت سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک کریم النفس اور شریف الفطرت بزرگ تھے ان کی قربت میں اُنس و محبت کے دریا بہتے تھے اور سلف صالحین رحمہم اللہ المین کی یاد تازہ ہو جاتی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سخی اور بہت عطا فرمانے والے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے: ”طَمَع نہیں، مَنَع نہیں اور جَمَع نہیں۔“، یعنی ”لاچ مت کرو کہ کوئی دے اور اگر کوئی بغیر مانگے دے تو مَنَع مت کرو اور جب لے لو تو جمع مت کرو۔“ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کوئی عطر پیش کرتا تو خوش ہو کر اُسے اس طرح دُعا دیتے: ”عَطَّرَ اللہُ اَیَّامَکُمْ“ یعنی اللہ عز و جل تمہارے ایام مُعَطَّر (خوشبودار) کرے۔ آپ کو شہنشاہ اُمم، سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حُصُورِ سَیِّدِ نَاغُوْثِ الْاَعْظَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہ الْاَکَرَم سے بے حد اُلفت تھی، ایک بار فرمانے لگے: کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

بعدِ مُردنِ رُوح و تن کی اس طرح تقسیم ہو

روح طیبہ میں رہے لاشہ مرا بغداد میں

غوثِ اعظم نے مدد فرمائی

سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھ پر فالج کا شدید حملہ ہوا اور میرا آدھا جسم مفلوج ہو گیا، علالت (یعنی بیماری) اس قدر بڑھی کہ سب

فَرَمَانِ مُصْطَفَی ﷺ جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز و پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

لوگ یہی سمجھے کہ اب یہ جاں بُرنہ ہو (یعنی زندہ نہ بچ) سکیں گے۔ ایک رات میں نے رور و کر بارگاہِ سرورِ کائنات صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں فریاد کی، یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھے میرے پیر و مُرشد، میرے امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خادم بنا کر حضور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آستانے پر بھیجا ہے، اگر یہ بیماری کسی خطا کی سزا ہے تو مُرشدی کا واسطہ مجھے مُعاف فرما دیجئے۔ اسی طرح حضور غوثِ پاک اور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کی سرکاروں میں بھی استِغاثہ پیش کیا (یعنی فریاد کی)۔ جب مجھے نیند آ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے پیر و مُرشد سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دونوں انی چہرے والے بُزرگوں کے ہمراہ تشریف لائے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک بُزرگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ضیاء الدین! (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) دیکھو! یہ حضور سیدِ ناغوثِ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم ہیں اور دوسرے بُزرگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اور یہ حضور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ حضور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے میرے جسم کے مفلوج (یعنی فالج زدہ) حصے پر اپنا دستِ شفا پھیرا اور فرمایا: اٹھو! میں خواب ہی میں کھڑا ہو گیا۔ اب یہ تینوں بُزرگ نماز پڑھنے لگے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں تند رُست ہو گیا۔ اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

فَرَمَانِ مُصْطَفَی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر رُود شریف پر رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (ابن عدی)

مُرشدی مجھ کو بنا دے تو مریضِ مصطفےٰ

از پیئے احمد رضا یا غوثِ اعظم دستگیر

امدادِ مصطفےٰ

سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں مجھے محفلِ میلاد کرنے

کے مقدس جُرم میں مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاًو تعظیماً سے نکالنے کی مُتَعَدِّد بارکوشش کی

گئی لیکن بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں حاضر ہو کر فریاد کرتا تو کوئی نہ کوئی

سببِ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاًو تعظیماً میں حاضر رہنے کا بن جاتا۔ ایک بار تو پولیس نے

میرا سامان گھر سے اٹھا کر باہر پھینک دیا! میں پریشان ہو کر گلی میں کھڑا تھا۔ سپاہیوں کی

نظریں جوں ہی غافل ہوئیں، میں تڑپتا ہوا روضہٴ انور پر حاضر ہو گیا اور رو کر فریاد کی۔

جب دل کا بوجھ ہلکا ہوا، میں واپس اپنی گلی میں پہنچا تو پولیس نے خود ہی سامان اندر رکھ دیا

تھا اور مجھے بتایا گیا کہ آپ کی شہر بدری کا آرڈر منسوخ کر دیا گیا ہے۔

وَاللّٰہ! وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے

اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ! کرے دل سے (حداائق بخش شریف)

یا رسول اللہ! کہاں پھنس گیا

واقعی سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے مہمانوں پر بے حد کرم

دینہ

۱۔ اُن دنوں اور تادم تحریر عرب شریف میں گورنمنٹ کی طرف سے ”محفلِ میلاد“ پر پابندی ہے۔

فَرَوَانِ قُصَاصَ صَلَی اللہ علیہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُعاؤں کا چرچا ہوا کہ یہ دُعاؤں کا چرچا ہمارے گناہوں کیلئے کثرت ہے۔ (ہاشمی)

فرماتے ہیں۔ ۱۴۰۱ھ (1980ء) میں سب مدینہ عَلیٰ عَنَدِ جب پہلی بار مدینہ طَیْبہ رَا فَعَا اللہُ شَرفًا وَ تَعَظِیْمًا حَاضِر ہوا تھا اور شاید مدینے کی حاضری کی وہ پہلی یا دوسری شب تھی، رات کافی گزر چکی تھی، مسجد النبی الشریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے باہر باب جبریل علیہ السلام کی جانب اس انداز پر گنبد خضرا کے جلوے ٹوٹ رہا تھا کہ کبھی والہانہ انداز میں مکید خضرا کی طرف بڑھتا چلا جاتا تو کبھی اُسی سمت رخ کئے اُلٹے قدم پیچھے ہٹنے لگتا۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ڈیوٹی پر متعین ایک پولیس والے نے مجھے لاکرا اور پکڑ لیا اس کا ساتھ دیوار سے ٹیک لگا کر اُوٹھ رہا تھا۔ اس کو اس نے ٹھوکر مار کر کہا: قُمْ (یعنی اٹھ) وہ ایک دم ”مشین گن“ تان کر میرے سامنے کھڑا ہو گیا! ایک پولیس والا میری زلفیں کھینچنے لگا، ایک یا دو سال قبل کعبۃ اللہ المشرّفہ پر جن دہشت گردوں نے قبضہ کر کے وہاں کی بے حرمتی کی تھی، جس سے دنیا کا ہر مسلمان تڑپ اُٹھا تھا غالباً وہ سب لوگ لمبی لمبی زلفوں والے تھے تو ہو سکتا ہے پولیس نے مجھے بھی اُن کا آدمی سمجھا ہو، اُنہوں نے مجھ سے پاسپورٹ طلب کیا۔ اتفاق سے اُس وقت وہ میرے پاس موجود نہیں تھا بلکہ قیام گاہ پر تھا، اب تو میں بالکل ہی پھنس گیا تھا، یہ دونوں بل کر مجھے ایک کوٹھڑی پر لائے اس کا تالا کھولا اور اندر دھکیلنے لگے، رات کافی گزر چکی تھی، مجھے پیشاب کی حاجت ہو رہی تھی اور مجھے ایک دم فکر لاحق ہو گئی کہ اس کوٹھڑی کے اندر طہارت و دُشو کر کے نماز فجر کیسے ادا کر پاؤں گا! میں گھبرا گیا اور بے ساختہ میری زبان سے اپنی مادری زبان میمنی میں فریاد کے کلمات جاری ہو گئے جس کا

فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو مجھ پر ایک دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ عزوجل اُس کیلئے ایک قیرا طاً جزل کھتا اور قیرا طاً کُھد پہاڑ جتنا ہے۔ (عبدالرزاق)

اردو ترجمہ ہے، ”یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہاں پھنس گیا!“ اب تو اور بھی ڈرا کہ میں نے ”یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ کی صدا لگا دی ہے لہذا شاید مجھ پر شدید ظلم ہوگا کیوں کہ بد قسمتی سے وہاں کا ”مُسَلَّط طبقہ“ یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہنے والوں کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا مگر کیا خوب کرم ہوا کہ جوں ہی میرے منہ سے یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صدا نکلی، میری بے کسی اور گھبراہٹ دیکھ کر پولیس والوں کی ہنسی نکل گئی اور اُنہوں نے کوٹھڑی کے دروازے پر تالا لگا دیا اور مجھے چھوڑ دیا۔

جب تڑپ کر یا رسول اللہ! کہا

فوراً آقا کی حمایت مل گئی (وسائل بخشش ص ۱۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غائبانہ ہستیوں کی آمد

حُضُورِ سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر وصال سے دو ماہ قبل کچھ عجیب سی کیفیت طاری تھی۔ کچھ ارشاد فرماتے تو سمجھ میں نہ آتا، بعض اوقات بار بار فرماتے: آئیے قبلہ من! تشریف لائیے! ایک بار حاضرین نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہاتھ جوڑ کر کسی سے التجا کر رہے ہیں: مجھے مُعاف فرما دیجئے، کمزوری کے باعث میں تعظیم کے لئے اُٹھ نہیں پا رہا۔ کچھ دیر کے بعد حاضرین کے استفسار (یعنی پوچھنے) پر ارشاد فرمایا:

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

ابھی ابھی حضرت سیدنا خضر علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، حضور سرکارِ بغداد سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور میرے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے تھے۔

وصال شریف و جنازہ مبارکہ

۴ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۱۵ھ (81-10-2) بروز جمعہ مسجد النبوی الشریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مؤذن نے ”اللہ اکبر اللہ اکبر“ کہا اور سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کلمہ شریف پڑھا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روحِ قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ 0 بعدِ غسل شریف کفنِ بچھا کر سرِ اقدس کے نیچے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حجرِ مقصورہ شریف کی خاک مبارک رکھی گئی، آمِنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دلبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کا عُسَّالہ (عُسن۔ سالہ) شریف اور مختلف تبرکات (ت۔ ت۔ بر۔ رُکات) ڈالے گئے۔ پھر کفنِ شریف باندھا گیا۔ بعد نمازِ عصر دُرود و سلام اور قصیدہ بُردہ شریف کی گونج میں جنازہ مبارکہ اٹھایا گیا۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

محبوب کی گلیوں میں ذرا گھوم کے نکلے

بالآخر بے شمار سوگواروں کی موجودگی میں سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

علیہ کو ان کی آرزو کے مطابق جَنَّتُ الْبُقِيعِ کے اُس حصے میں جہاں اہلبیت اطہار علیہم الرضوان آرام فرما ہیں، وہاں سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار پر انوار سے صرف دو گز کے فاصلے پر سپردِ خاک کیا گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
”چل مدینہ“ کے سات حُرُوف کی نسبت
سے قطبِ مدینہ کے 7 ملفوظات

جو شریعت کا پابند نہیں وہ طریقت کے لائق نہیں ❀ خواہش پرستی مہلک رفیق ہے اور بُری عادت زبردست دشمن ہے ❀ جو شخص اپنے کام کو پسند کرتا ہے اس کی عقل میں فُتور آجاتا ہے ❀ دولت کی مستی سے خدا عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو، اس سے بہت دیر میں ہوش آتا ہے ❀ دنیا بہت بُری چیز ہے جو اس میں پھنسا وہ پھنستا ہی چلا جاتا ہے اور جو اس سے دُور بھاگتا ہے اُس کے قدموں میں ہوتی ہے ❀ کسی نیک عمل کی توفیق ہونا ہی قبولیت کی نشانی ہے ❀ مدینۃ منورہ رَاَدَهَا اللہُ شَرَفًا وَ تَعَظِيمًا میں اگر کسی کا خط پڑھا جاتا ہے یا اس کا ذکر کیا جاتا ہے یا اس کا نام لیا جاتا ہے تو یہ اس کی خوش نصیبی ہے۔

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو شخص مجھ پر رُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

عاشقِ مصطفیٰ ضیاء الدین

عاشقِ مصطفیٰ ضیاء الدین
دلبر و دلربا ضیاء الدین
تم کو قطبِ مدینہ یا مرشد!
یہ شرف کم نہیں شرف کہ میں
مجھ کو اپنا بناؤ دیوانہ
چشمِ رحمت بکوائے من! مرشد
ایسا کردے کرم رہیں یارب!
کیسے بھٹکوں گا کہ ہیں میرے تو
ایک مدت سے آنکھ پیاسی ہے
مرضِ عصیاں سے نیم جاں ہوں میں
چشمِ تر اور قلبِ مضطر دو
میری سب مشکلیں ہوں حل مرشد
پون سو سال تک مدینے میں
جامِ عشقِ نبی پلا ایسا
میرے دشمن ہیں خون کے پیاسے
آہ! طوفاں میں ہے گھری بٹیا
موت آئے مجھے مدینے میں
مجھ کو دیدو بقیعِ غرقہ میں
حشر میں دیکھ کر پکاروں گا
مصطفیٰ کا پڑوس جنت میں

زاد و پارسا ضیاء الدین
میرے دل کی ضیا، ضیاء الدین
علمًا نے کہا ضیاء الدین
ہوں مرید آپکا ضیاء الدین
بہرِ غوثِ الوری ضیاء الدین
بہرِ احمد رضا ضیاء الدین
مجھ سے راضی سدا ضیاء الدین
رہبر و رہنما ضیاء الدین
اپنا جلوہ دکھا ضیاء الدین
مجھ کو دیدو شفا ضیاء الدین
بہرِ حمزہ شہا ضیاء الدین
میرے مشکل کشا ضیاء الدین
تم نے بانٹی ضیا، ضیاء الدین
ہوش میں آؤں نا ضیاء الدین
مجھ کو ان سے بچا ضیاء الدین
اے مرے ناخدا ضیاء الدین
کردو حق سے دعا ضیاء الدین
اپنے قدموں میں جا ضیاء الدین
مرحبا مرحبا ضیاء الدین
مجھ کو حق سے دلا ضیاء الدین

بے عمل ہی سہی مگر عطار

کس کا ہے؟ آپکا ضیاء الدین

۱: بکوائے من یعنی میری طرف

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
12	غوثِ اعظم نے مدد فرمائی	1	100 حاجتیں پوری ہوں گی
14	امدادِ مصطفیٰ	7	امامِ اہلسنت نے دستار بندی فرمائی
14	یا رسول اللہ! کہاں چھس گیا	8	باب المدینہ تا بغداد
16	غائبانہ ہستیوں کی آمد	8	مدینہ پاک میں حاضری
17	وصال شریف و جنازہ مبارکہ	8	سات دن کا فاقہ
18	قطبِ مدینہ کے 7 ملفوظات	10	مرحبا، مرحبا
19	عاشقِ مصطفیٰ ضیاء الدین	10	روزانہ محفلِ میلاد
		12	ٹکع نہیں، منع نہیں اور جمع نہیں

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کودے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گا ہوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دیئے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد دستوں بھر رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھو میں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔



لَعَلَّكُمْ يَتَّقُونَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقِينَ كَانُوا كَالْعِصَىٰ الْمُرْسَلَةِ قَدْ خَلَتْ عَنْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ مِنَ الْغَيْبِ وَإِنَّكُمْ لَفِي غَافِلَاتٍ

سنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر فیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مکے مکہ مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی عذنی اچھا ہے، عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرمِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ دیکر کسپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیتے، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بدولت سے پانچہرہ سنت بننے لگتا ہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذمہ بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذمہ بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے **مدنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **مدنی قافلوں** میں سفر کرتا ہے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: حمید سہر کھارہ۔ فون: 021-32203311
- راولپنڈی: غفل۔ دروازہ کھل چک۔ قابل۔ فون: 051-5553765
- لاہور: دارالعلوم اسلامیہ کالج۔ فون: 042-37311679
- چناب: فیضانِ مدینہ گورگ۔ نمبر 1۔ فون: 068-5571686
- سرگودھا: (مجلسِ ادارہ) امن چور بازار۔ فون: 041-2532625
- سکس: چاکر حیدر آباد۔ فون: 058274-37212
- 244-4362145
- مودا بازار: فیضانِ مدینہ اعلیٰ ڈاک۔ فون: 022-2620122
- سکس: فیضانِ مدینہ رات۔ فون: 071-5619185
- سکس: فیضانِ مدینہ رات۔ فون: 061-4511192
- سکس: فیضانِ مدینہ رات۔ فون: 055-4225653
- سکس: فیضانِ مدینہ رات۔ فون: 044-2550767
- سکس: فیضانِ مدینہ رات۔ فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999-34125858

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)

Web: www.dawateislami.net / Email: maktaba@dawateislami.net